ہیں۔"

ایونجلیکل مسیحیوں کی جانب سے یہودی بستیوں کے لیے مالی تعاون مقدار اور شعبۂ حیات کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ اس کا دائرہ طبی آلات کی خریداری سے لے کر الٰہیات کے طلبہ وطالبات کے لیے رہائشی کمروں کی فراہمی تک وسیع ہے۔ الخلیل (حبرون) کے پار پہاڑیوں کے درمیان کریت اربا کی یہودی بستی کے ربی والڈمین نے بتایا کہ "مسیحی گروہوں کے ساتھ ہمارے تعلقات برسوں پر محیط ہیں اور یہ گروہ یہاں آتے رہتے ہیں۔" مغربی کنارے کی ایک پرانی اور پُرجوش صیہونی برادری - کریت اربا - کو کاسل بیری (فلوریڈا) کی "فیلوشپ چرچ" نے بڑی فراخ دلانہ امداد فراہم کی ہے۔ "فیلوشپ چرچ" کے ساتھ ۷۵ خاندان وابستہ ہیں اور اُنھوں نے ایک لاکھ ڈالر سے زیادہ کی رقم ایک کانفرنس سنٹر اور ہوسٹل تعمیر کرنے کے لیے فراہم کی ہے۔ اس سال فروری میں "فیلوشپ چرچ" کے متعدد ارکان سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کے لیے امریکہ سے اسرائیل آئے تھے۔ اس چرچ کے ارکان اپنی آمدنی کا ایک حصّہ بطور لازمی عطیہ دیتے ہیں اور کریت اربا کے لیے عطیات اِسی خیراتی فنڈ سے فراہم کیے جاتے ہیں۔

ٹیڈ بیکٹ کے "ایک گھر بنانے کے اخراجات برداشت کیجیے" پروجیکٹ کے تحت آنے والے عطیات گزشتہ دو سال میں پچاس ہزار ڈالر کے لگ بھگ تھے۔ بیکٹ کا پروجیکٹ نیویارک کی ایک فاؤنڈیشن سے وابستہ ہے جو یہودی بستیوں کے لیے رقم جمع کرتی ہے۔ "مغربی کنارے" کے شہر "اریل" کا میئر رون ناچ مین فاؤنڈیشن کے فنڈز جمع کرنے والوں میں بہت نمایاں ہے۔

ٹیڈ بیکٹ ۱۹۹۵ء میں ناچ مین سے اُس وقت ملا جب وہ اسرائیل کے دورے پر تھا۔ اُسے جب اسرائیل کمیونٹی ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن" کے کام سے آگاہی حاصل ہوئی تو اُس نے فوراً میئر سے کہا: "تمہیں ایک مسیحی دوست کی ضرورت ہے۔"

کولوریڈو واپس جانے پر بیکٹ نے معاونین کا ایک گروپ تشکیل دے کر کام شروع کر دیا۔ آج مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں یہودی بستیوں کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ۱۱ ریاستوں کے ۲۴ ایونجلیکل چرچوں کے روابط ہیں۔

: "بڑھتے ہوئے تصادم سے ظاہر ہے کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔" —ادیب زومُوت

جون کے آخر میں الخلیل (حبرون) میں فلسطینی نہتے عوام اور اسرائیلی پولیس کے درمیان تصادم

کے واقعات کا آغاز ہوا، بعد میں یہ تصادم بیت لحم اور رملہ کے فلسطینی قصبوں تک پھیل گیا۔ ابتداء میں مظاہروں میں نوجوان پیش پیش تھے جو اسرائیلی پولیس پر پتھر پھینکتے اور ٹائر جلا کر راستے بند کر دیتے تھے، تاہم بتدریج مظاہرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگ شریک ہونے لگے۔ جواباً اسرائیلی پولیس نے تشدّد کے ساتھ گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا، اور اسرائیلی ریڈیو سے فلسطینی اتھارٹی کی پولیس پر جانبداری کے الزامات لگائے گئے۔ ۱۵ جولائی کو اسرائیلی ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ اسرائیلی حکام نے "مغربی کنارے" کے شہر نابلوس میں تین فلسطینی سپاہیوں کو گرفتار کیا جو ایک قریبی یہودی بستی پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ "الخلیل" میں ۱۲-۱۳ جولائی کے تصادم میں ۱۶ فلسطینی زخمی ہوئے جن میں پانچ فلسطینی فوٹوگرافر شامل تھے۔

موجودہ بے چینی کا بنیادی سبب فلسطینی علاقوں میں نئی یہودی بستیوں کی تعمیر ہے، مزید براں اس بے چینی میں اضافہ ایک اسرائیلی انتہا پسند کی طرف سے الخلیل میں ایک دوورقے کی تقسیم سے ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ کو نعوذ باللہ ایک سؤر کی شکل میں دکھایا گیا جو قرآن پر ناچ رہا تھا۔ فلسطینی مسلمانوں نے اس بے ہودہ حرکت کا سختی سے نوٹس لیا۔

مذکورہ بالا صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے "لاطینی طرزِ عبادت کے بطریقی حلقہ" کے چانسلر فادر ادیب زومُوت نے کہا ہے کہ فلسطینی آبادی کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے اور امن کے لیے جاری کوششوں میں تعطّل نے تشدّد کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ "ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اگر امن کا عمل جاری نہیں رہتا، تو اس قسم کی صورتِ حال جنم لے گی، اور اب ہم اِسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لوگوں نے بہت صبر کر لیا ہے، آخر اُن کے صبر کی بھی کوئی حد ہے۔"

فادر ادیب زومُوت نے مزید کہا کہ "ہم توہینِ مذہب کے تمام اقدامات کی مذمت کرتے ہیں۔ مذہب ہمارے نزدیک بہت نازک شئے ہے، اِسے بالکل نہ چھوا جائے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی جنگیں، عام تنازعات سے کہیں زیادہ خونیں ہوتی ہیں۔ --- ہمیں اُمید ہے، اور اِس کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ امن و امان قائم ہو ورنہ بے پناہ تشدّد کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔"

موجودہ صورتِ حال کے خاتمے کا واحد حل یہ ہے کہ برابر کی سطح پر امن مذاکرات جاری رکھے جائیں، اور کوئی فریق دوسرے پر اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش نہ کرے۔ مزید براں یہودی بستیوں کی تعمیر روک دی جائے، کیوں کہ امن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک، یہ نئی یہودی بستیاں ہیں۔

فادر زومُوت نے آخر میں کہا کہ "مذہبی رہنما رواں صورتِ حال کی مذمت کرتے ہیں ---، ہمیں ہر روز مذمّت کرنا پڑتی ہے، اب ہمیں معلوم نہیں کہ مزید کیا کہیں۔ بس ہمیں اُمید رکھنا چاہیے کہ ہر ایک عقل سے کام لے گا اور حقیقی قیامِ امن کے لیے کوشش کرے گا۔"